ڈاکٹر اقبال کے کفر اور رجوع کے متعلق اکابر علمائے کرام
کے اقوال پر مشتمل مختصر مگر جامع تحقیقی مقالہ

اجلاء الاقوال فی ایمان اقبال

المعروف بہ

مسئلہ تکفیر اقبال



مقالہ نگار

مولانا عبد الرحمٰن ماتریدی

تصدیق و تقریظ

مولانا نثار احمد عطاری المدنی

ڈاکٹر اقبال کے کفر اور رجوع کے متعلق اکابر علمائے کرام کے اقوال پر مشتمل مختصر مگر جامع تحقیقی مقالہ

اجلاء الاقوال فی ایمان اقبال

المعروف بہ

مسئلہ تکفیر اقبال

مقالہ نگار: مولانا عبد الرحمٰن ماتریدی

تصدیق و تقریظ: مولانا نثار احمد المدنی

کتاب کا نام: اجلاء الاقوال فی ایمان اقبال

المعروف بہ: مسئلہ تکفیر اقبال

مقالہ نگار: مولانا عبدالرحمٰن ماتریدی

تصدیق و تقریظ: مولانا نثار احمد المدنی

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
1	تصدیق و تقریظ	4
2	مسئلہ ء تکفیرِ اقبال	8
3	وجہِ تصنیف	9
4	فتاوی مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان رحمہ اللہ	11
5	فتاوی بدر العلما مفتی بدر الدین قادری رحمہ اللہ	12
6	فتاویٰ شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمہ اللہ	15
7	فتاوی تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان ازہری رحمہ اللہ	20
8	حرف آخر	21
9	ماخذ و مراجع	22

تصدیق و تقریظ

مولانا نثار احمد المدنی:

ڈاکٹر اقبال کا پاکستان بنانے میں بڑا کردار ہے اس لیے ان کو مصوّرِ پاکستان بھی کہا جاتا ہے اور محسنِ پاکستان سے بھی یاد کیا جاتا ہے، اس بات میں شک نہیں کہ ڈاکٹر اقبال کا پاکستان میں رہنے والے مسلمانوں پر بڑا احسان ہے۔

جہاں تک بات ہے ان عقائد و نظریات کی تو اس میں ڈاکٹر اقبال متنازع شخصیّت ہیں ہمارے اکابر علمائے کرام [جن کو ماننے کے سب دعویدار ہیں] نے ان پر کفر کا فتویٰ دیا تھا جیسا کہ اعلیٰ حضرت کے شہزادے اور اعلیٰ حضرت کے علم کے وارث **مفتیِ اعظم ہند مفتی مصطفیٰ رضا خان، مفتی اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی، علامہ مفتی بدر الدین رحمۃ اللہ علیھم اجمعین [**

ان سب کے فتاویٰ جات آگے آرہے ہیں] بعد میں اقبال کا رجوع مسموع ہوا تو علمائے کرام نے سکوت فرمایا۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر اقبال کے رجوع کے مشہور ہونے کے بعد علمائے کرام نے رجوع کی وجہ سے سکوت کیا اور وضاحت بھی فرمائی کہ اقبال کی تکفیر تو بنتی تھی اور ہم نے تکفیر کی بھی تھی لیکن چونکہ رجوع کی شہرت ہوئی ہم نے سکوت کیا، اس کے باوجود ڈاکٹر اقبال کی کتب بغیر تبدیلی

کے ان کفریہ کلمات کے ساتھ چھپیں اور امت میں مشہور و معروف ہوئیں جن کے سبب علماے کرام نے تکفیر کی تھی، پھر اس پر مستزاد یہ کہ اہلِ علم طبقہ بھی اقبال کے رسول کریم ﷺ کی ثنا میں چند اشعار سے متاثّر ہو کر مزید تحقیق کیے بغیر عوام میں ڈاکٹر اقبال کے گن گانے لگے، جس سے ڈاکٹر اقبال عوام میں مزید مشہور ہو گئے اور لوگ دھڑا دھڑ ان کے اشعار پڑھنے لگے حتیٰ کہ ان کی طرف منسوب واضح اور صریح کفریہ اشعار کی بھی تاویل کرنے لگے حالانکہ صریح کفر میں تاویل چلتی ہی نہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ نے دیوبند کے طواغیتِ اربعہ کی تکفیر کرتے ہوئے فتاویٰ رضویہ میں کئی مقامات پر اس کی تصریح فرمائی ہے۔

بعض وہ حضرات بھی سامنے آئے جو لبرل لوگوں کو ہمیشہ یہ کہتے رہے کہ: ڈاڑھی دل میں نہیں چہرے پہ سجانا واجب ہے، جب ان سے ڈاکٹر اقبال کی داڑھی کے بارے میں سوال کیا گیا تو کہنے لگے: اقبال کی داڑھی دل میں تھی۔

بعض ایسے حضرات بھی سننے کو ملے جنھوں نے کہا: ڈاکٹر اقبال کو چہرے کا کینسر تھا جس کی بنا پر انہوں نے داڑھی نہیں رکھی۔ [ابرو بھی چہرے پہ ہی ہوتے ہیں سر پہ نہیں اور پلکیں بھی چہرے ہی کا حصہ ہیں سر کا نہیں اسی طرح مونچھیں بھی چہرے ہی پہ ہوتی ہیں سر پہ نہیں لیکن کینسر صرف داڑھی کے لیے آیا تھا! ہم شخصیت پرستی کی خاطر دین متین میں تحریف کرنے سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرتے ہیں]

الغرض: پروفیسر حضرات اور کچھ اہلِ علم طبقے نے ڈاکٹر اقبال کی محبت لوگوں کے دلوں میں کوٹ کوٹ کے بھر دی اور ان کی خطاؤں کی نشاندہی بلکل نہیں جس کا نقصان یہ ہوا کہ عوام ڈاکٹر اقبال کو امامِ اعظم اور غوثِ اعظم کا درجہ دینے لگی اور دین کا امام سمجھ بیٹھی اور ان سے خطا کے صدور کو قریب بمحال سمجھنے لگی اور ان کی کتابوں کو ذوق و شوق سے پڑھنے لگی اور ان کے کفریات کو بھی عینِ اسلام سمجھنے اور ثابت کرنے لگی۔

ایسے نازک مرحلے میں بندہ ناچیز نے ضروری سمجھا کہ امت مسلمہ پر ان اکابر علما کرام کے فتاویٰ کو واضح کیا جائے تاکہ عوام وخواص اگر ڈاکٹر اقبال کے اشعار یا کتب کا مطالعہ کرنا چاہیں تو بیدار مغزی سے کریں کہیں شبہ ہو تو جیّد علمائے کرام کی طرف رجوع کریں، شب و روز کی تدریس و افتا کی مصروفیات کے سب میں خود یہ کام نہیں کر پا رہا تھا تو میں نے مولانا عبد الرحمٰن ماتریدی کے ذمے یہ کام لگایا۔ مولانا عبد الرحمٰن ماتریدی کا تعلّق راجھستان سے ہے آپ ایک اچھے اور حقیقت پسند محقق و محنتی انسان ہیں۔

اس مختصر مقالے میں انہوں نے ہمارے ہندوستان کے اجلّہ علمائے کرام، مفتیِ اعظم ہند، مفتی مصطفیٰ رضا خان، مفتی شریف الحق امجدی، بدر العلما مفتی بدرالدین اور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان ازہری رحمہم اللہ اجمعین کے فتاویٰ جات کو جمع کیا ہے۔

ضروری وضاحت: یاد رہے! اس مقالہ سے ہماری غرض ڈاکٹر اقبال کو کافر قرار دینا قطعاً نہیں کیونکہ حضرت کا رجوع معروف ہے ہمارے اکابر علما نے سکوت فرمایا ہے تو ہم کون ہوتے ہیں کافر کہنے والے۔

اس مقالے سے ہماری غرض صرف یہ ہے کہ: ڈاکٹر اقبال کی کتب پڑھتے ہوئے دھیان رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے کفریہ اشعار پر تائید و تصدیق کر کے اپنے ایمان نہ کھو بیٹھیں۔

اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولانا عبد الرحمٰن ماتریدی راجھستانی کے اس مقالے کو امتِ مسلمہ کے لیے نفع مند بنائے آمین بجاہِ خاتم النبیّین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

مسئلہ ء تکفیرِ اقبال

ڈاکٹر اقبال مشہور شاعر گزرے ہیں جن کو شاعرِ مشرق کہا جاتا ہے، آزادی ءپاکستان میں بھی ان کا بڑا کردار رہا ہے۔

ڈاکٹر اقبال نے اپنی زندگی میں بہت سے اشعار کہے ہیں، جن کا مجموعہ "کلیاتِ اقبال" کے نام سے مطبوع ہے اور عام دستیاب ہے اور ہماری معلومات کے مطابق پاکستان کی بعض یونیورسٹیز میں داخلِ نصاب بھی ہے۔

ڈاکٹر اقبال کے اشعار کو جب ہم شریعت کی رو سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بہت اشعار شریعت کے مطابق ہیں لیکن کافی اشعار ایسے بھی ہیں جو شریعت کے خلاف بلکہ کفر پر مبنی ہیں، اس لیے بہت سے وقت کے جیّد مفتیانِ عظام کہ جن تک ڈاکٹر اقبال کے اشعار پہنچے انہوں نے بعدِ تحقیق ڈاکٹر اقبال کی تکفیر کرتے ہوئے ان پر کفر کا فتویٰ جاری کیا پھر کچھ عرصہ بعد عوام میں ڈاکٹر اقبال کا رجوع مشہور ہوا تو علماے کرام نے اپنے فتاویٰ جات میں ان کے رجوع کا تذکرہ بھی کر دیا اور قوم کو یہ بتا دیا کہ ڈاکٹر اقبال سے کفریات صادر تو ہوئے تھے لیکن ان کے رجوع کی شہرت ہونے کی وجہ سے ہم ان کی تکفیر نہیں کر رہے۔

وجہِ تصنیف:

ہمارے ہاں ڈاکٹر اقبال کو بہت پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ڈاکٹر اقبال کے بعض اشعار تو ٹھیک ہیں ان کو پڑھنے میں مسئلہ نہیں لیکن ان کے بہت سے اشعار صریح کفریات پر مبنی ہیں جیسے ڈاکٹر اقبال کا شکوہ میں موجود ایک شعر: کبھی ہم سے کبھی غیروں سے شناسائی ہے = بات کہنے کی نہیں تو بھی ہرجائی ہے۔[تشریح و تفصیل مفتی شریف الحق امجدی رحمہ اللہ کے فتوے میں آرہی ہے]

چونکہ قوم کو ڈاکٹر اقبال سے اتنی محبت ہے کہ قوم اقبال کے اشعار شوق سے پڑھتی ہے اور ڈاکٹر اقبال کے جو اشعار صریح کفر پر مبنی ہیں ان کو بھی بڑے ذوق و شوق سے پڑھتی ہے اور ان اشعار کو کفر گمان تک نہیں کرتی۔

اس المیہ کی طرف دیکھتے ہوئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ڈاکٹر اقبال کے حوالے سے اکابر کے فتاوی جات کو منظرِ عام پہ لایا جائے تاکہ اقبال کے رجوع کی معلومات کے ساتھ ساتھ ان کے اشعار میں کو پڑھنے میں احتیاط سے کام لیا جائے۔

صرف اکابرینِ عظام کے فتوے ہی کیوں؟

ڈاکٹر اقبال کے کفریات پہ ان کی کتب بلخصوص "کلیاتِ اقبال" کے ذریعے بھی اچھی خاصی تحقیق ممکن تھی کیونکہ ان کی کتب میں کئی کفریات موجود ہیں، اور بلاشبہ اگر ان کی کتب سے اس موضوع کو ہدف بنا کر تحقیق کی جائے تو مجلد کتاب وجود میں آسکتی ہے، لیکن ہم نے اپنی تحقیق کا مدار صرف اکابرین کی کے فتاویٰ جات پہ رکھا کیونکہ اس دور میں حقائق کو تسلیم کرنے کی خو ختم ہو چکی ہے، ہر شخص اپنے آپ کو حق پر سمجھ کر دوسرے کی عزّتِ نفس سے کھیل رہا ہے البتہ اکابرین کی عزّت و عظمت لوگوں کے دلوں میں موجود ہے، اس لیے ہم نے اپنے اس مقالے میں اپنے الفاظ کے بجائے اکابرینِ عظام کے فتاویٰ جات کو من و عن نقل کر دیا ہے۔

اللہ کرے میری یہ تحریر امت کے لئے باعثِ ھدایت ہو، باعثِ فساد نہ ہو آمین بجاہ خاتم النبیین ﷺ۔

اب ہم ان فتواجات کو حوالہ جات کے ساتھ من و عن نقل کر دیتے ہیں وما توفیقی الا باللہ۔

فتاوی مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان رحمہ اللہ:

ڈاکٹر اقبال کے بعض اشعار کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ...

علامہ اقبال نے جو شکوہ لکھا ہے اس سے ان پر کفر عائد ہوا، اور جواب شکوہ سے کوئی توبہ ظاہر نہیں ہوتی، زبانی لوگ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے توبہ کی، کیا ایسی کوئی کتاب ان کی ہے کہ جس سے توبہ ثابت ہوتی ہو، یا علمائے اہل سنت کے علم میں کہ توبہ انہوں نے کی؟۔ جواب سے مطلع فرمائیں عین کرم ہو گا۔

بینوا توجروا فقط۔

الجواب:

شکوہ کے جواب میں جواب شکوہ لکھا، اس میں اور کفریات بکے، شکوہ سے توبہ تو نہ کی نئی نسلوں نے ڈاکٹر کے بجائے علامہ کہنا لکھنا شروع کر دیا، اس کی توبہ بعد جواب شکوہ لوگ کہتے ہیں، اس کی کوئی کتاب، اور کوئی مضمون میری نظر سے نہیں گزرا ہے۔ کیف وقد قیل" کے لحاظ سے اگر کوئی اب کف لسان

کرے۔ شکوہ اور جواب شکوہ کے کفریات کو کفریات جانے تو اس پر کوئی مواخذہ نہ ہونا چاہیے [1]۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوی مفتی اعظم (5/358)

فتاوی بدر العلما مفتی بدر الدین قادری رحمہ اللہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے حضرت سیدنا محبوب الٰہی سرکار نظام الدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں مندرجہ ذیل منقبت تحریر کی ہے۔

---

[1] متکلّم سے اگر رجوع مسموع ہو تو بھی تکفیر سے سکوت کیا جائے گا اس حوالے سے شہزادہ اعلی حضرت مفتی اعظم ہند مفتی مصطفی رضا خان رحمہ اللہ نے حاشیہ؛ الموت الاحمر میں کلام فرمایا ہے ہم اس کو یہاں نقل کر دیتے ہیں۔

چنانچہ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کلام تکلم متکلم ان میں سے جس کسی میں احتمال محتمل قابل قبول پیدا ہو مانع تکفیر شخص ہو گا اگرچہ کفریت قول ثابت ہو کلام میں احتمال کی صورت تو وہی کہ مقدمہ ۲ میں گزری اور تکلم میں احتمال یہ کہ جس کی طرف وہ کلام منسوب ہو اس سے اسکے ثبوت میں تامل ہو تو کلام اگرچہ یقینا جزما کفر ہو اس شخص کو کافر نہ کہیں گے کہ اس کا تکلم ثابت نہیں اور متکلم میں احتمال یہ کہ اس کلام سے اس کی توبہ و رجوع مسموع ہو۔ یہ اگر بہ ثبوت قطعی ثابت ہو جب تو ظاہر کہ اس کی تکفیر حرام بلکہ بفتوائے کثیر فقہا خود کفر اور ایسا ثبوت ہو کہ متردد کر دے جب بھی قائل کے بارے میں کف لسان درکار اگرچہ قول کفر صریح نا قابل تاویل ہو حدیث کا ارشاد ہے: (کیف وقد قیل) اور اگر نری افواہ بے سروپا. یا کن فیکون کے بعد اس کے بعض ہوا خواہوں کا مکابرانہ ادعا ہو تو اس پر التفات نہ ہو گا. فاحفظ - ۱۲: منہ".

(حاشیہ; الموت الاحمر: ص58)

فرشتے پڑھتے ہیں جس کو وہ نام ہے تیرا
بڑی جناب تیری فیض عام ہے تیرا

تیری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی
مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا

دریافت طلب امر یہ ہے کہ

(۱) سیدنا حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام سے حضرت سرکار محبوب الٰہی کا مقام اونچا قرار دینا شرعا کیسا ہے؟ (۲) کیا اس طرح کہنے میں سیدنا مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کی تخفیف شان ہے؟ (۳) قائل کے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

المستفتی: عبد الصمد القادری مدرسہ انوار ملت چھترپارہ گونڈہ (یوپی)

الجواب:

یہ اور دوسرے متعدد کفریات اقبال سے صادر ہوئے ہیں میں نے ایک بار حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ سے اقبال کے بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا بے شک اقبال سے خلاف شرع امور کا صدور ہوا ہے کفریات تک اس سے صادر ہوئے ہیں مگر وہ اللہ کے محبوب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخ و بے ادب نہیں تھا بے شک اس

سے اس کی جہالت کی بنا پے کفر تک پہنچانے والی غلطیاں ہوئی ہیں مگر آخر وقت میں مرنے سے پہلے اس کی توبہ بھی مشہور ہے اور حضرت نے فرمایا جو اللہ کے محبوب کی شان میں گستاخ نہیں ہوتا اس کو توبہ کی توفیق ہوتی ہے اس کے بعد حضرت نے اقبال کا یہ شعر پڑھا۔

بمصطفی برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

گر باو نرسیدی تمام بولہبی است

حضرت نے یہ شعر پڑھ کر آبدیدہ ہو گئے اور فرمانے لگے کہ اس شعر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اقبال کی سچی محبت ظاہر ہے۔اس کے بعد فرمایا اقبال کے بارے میں توقف چاہیے اور حضرت کا یہ فرمان اس وقت کی ناسازی طبع سے ۱۵۔۱۶ سال پہلے کا ہے حضرت کے اس فرمان پر ہمارا عمل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد اعظم خادم دار الافتا بریلی، ۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۱ھ۔

تصدیق: الفقیر مصطفےٰ رضا القادری غفرلہ (سرکار مفتی اعظم ہند علیہ رحمۃ الرضوان)

(فتاوی بدر العلما۔ص126)

فتاویٰ شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمہ اللہ:

1} کیاڈاکٹراقبال کے بعض اشعار میں کفریہ کلمات ہیں؟

مسئلہ: علامہ اقبال کے اشعار پر کفر کا فتویٰ لگاہے؟ کیادرست ہے؟ اگر درست ہے تو کیا انھوں نے توبہ کیاہے؟ کیااشعار میں خدااور رسول کے ساتھ گستاخانہ سلوک کیاہے؟ جواب جلد دے کر شکریہ کاموقع عنایت فرمائیں؟

الجواب

اقبال کے اشعار میں کفریہ کلمات ہیں، مثلاً شکوے کا یہ شعر۔

کبھی ہم سے کبھی غیروں سے شناسائی ہے

بات کہنے کی نہیں تو بھی تو ہرجائی ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف شناسائی اور ہرجائی کی نسبت کفر صریح ہے۔شناسائی کے معنی اردو میں ناجائز تعلقات کے ہیں اور ہرجائی کے معنی آوارہ عورت کے۔یہ معنی اس شعر میں متعین ہیں۔ان دو لفظوں کے حقیقی لغوی معنی مراد لینے کی صورت میں شعر بھی مہمل ہوجائے گااور کفر بھی

اپنی جگہ باقی رہے گا۔ مثلاً شناسائی کے معنی جان پہچان کے ہیں تو اب پہلے مصرع کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کبھی ہم کو جانتا پہچانتا ہے اور غیروں کو نہیں اور کبھی غیروں کو جانتا پہچانتا ہے ہم کو نہیں۔ دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کے لیے جہل و غفلت لازم آئی۔ اور ہر جائی کے معنی ہر جگہ موجود کے ہیں۔ اللہ عزو جل جگہ سے پاک ہے اس کے لیے جگہ ثابت کرنا کفر، کیوں کہ جگہ اس چیز کو گھیرے ہوتی ہے، جس کے لیے جگہ ہوتی ہے اور اللہ عزو جل کی ذات غیر متناہی ہے، اسے کوئی چیز گھیر نہیں سکتی۔ حدیقہ ندیہ میں ہے: اگر کسی نے یہ کہا کہ نہ تو در ہیچ مکانے نہ ز تو خالی ست مکان تو وہ کافر ہے۔ وجہ یہ بتائی: لأنه أثبت المكان لله تعالى. لیکن اقبال کی توبہ مشہور ہے، بہت سے مستند عالموں نے اس کی روایت بھی کی ہے اس لیے اس کے بارے میں سکوت کیا جاتا ہے۔ پھر نہ ہی وہ کوئی مذہبی آدمی تھا اور نہ اس نے کسی مذہب کو قائم کیا، ایک شاعر تھا جو دنیا سے چلا گیا۔ اس کے پیچھے پڑنے سے کیا حاصل۔ کتنے شعرا گمراہ ہوئے اور دنیا سے چلے گئے۔ کس کس کے پیچھے پڑیے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی شارح بخاری. 3 / 491)

2}**مسئلہ:** علامہ اقبال کے مذہب کے بارے میں اہل سنت کا کیا موقّف ہے جب کہ وہ علماے دیوبند کے ساتھ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا ہم عصر ہوتے ہوئے قریبی راہ ورسم رکھتے تھے اور ندوی علما کے ساتھ بھی؟

الجواب:

پہلی بات یہ کہ ڈاکٹر اقبال کوئی عالم نہیں تھے۔ ایک بہت عظیم شاعر اور ایک اچھے بیرسٹر اور لیڈر رہے۔ ان کے ہم وطنوں پر ان کا احسانِ عظیم ہے کہ تحریک پاکستان کے زبردست حامی اور مؤیّد تھے۔ پاکستان بننے میں ان کی کوششوں کا بڑا دخل ہے، ان کی ان حیثیات کو میں تسلیم کرتا ہوں۔ لیکن ان سے کچھ بھاری بھاری غلطیاں ہوئیں ہیں جن کو آپ بھی غلطی ماننے پر مجبور ہیں۔ مثلاً اللہ عزوجل سے شکوہ لکھنا۔ انھوں نے یہاں تک زیادتی کی کہ اللہ عزوجل کو ہرجائی کہا۔ اس میں اللہ عزوجل کی توہین ہے۔ اس کی تاویل میں یہ کہنا کہ ہرجائی سے مراد یہ ہے کہ ہر جگہ موجود ہے، دو وجہوں سے صحیح نہیں۔

اولا: پہلا مصرع اس معنی کو رد کررہا ہے اور معنی خبیث پر نص ہے۔ صاف کہ دیا: " کبھی ہم سے کبھی غیروں سے شناسائی ہے"۔ پھر خود اسی مصرع میں جو شروع میں ہے "بات کہنے کی نہیں" یہ متعین کررہا ہے کہ ان کی مراد ہرجائی سے وہی معنی خبیث ہے۔

ثانیا: یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، خود کفر ہے۔

"جگہ" خلا کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو کسی کو گھیرے ہوئے ہو۔ کسی جگہ ہونے کے لیے لازم کہ جگہ اسے گھیرے ہوئے ہو اللہ تعالی غیر محدود لامتناہی ہے. اسے کوئی چیز گھیر نہیں سکتی۔

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے:"لو قال لهكذا بالفارسية : نه مكانى ز تو خالى نه تو در ہیچ مكانى، فهذا كفر لأن فيه نسبة المكان الى الله۔ اگر کسی نے کہا کہ نہ تجھ سے کوئی مکان خالی ہے اور نہ تو کسی مکان میں ہے تو کافر ہو جائے گا۔ اس لیے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف مکان کی نسبت ہے۔ عالم گیری میں ہے: يكفر باثبات المكان الله تعالى فلو قال از خدا هيچ مكان خالى نيست يكفر.

ڈاکٹر اقبال نے شکوہ میں جو اللہ عزوجل کی توہین کی ہے وہ جواب شکوہ سے دور نہیں ہوئی۔ اس کے ازالہ کی صورت صرف یہ تھی کہ وہ صراحۃ اس

سے توبہ کرتے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہوتے۔ انھوں نے یہ نہیں کیا بلکہ جواب شکوہ میں علماے کرام کے فتوے کا مذاق اڑایا، لکھ دیا

میرے شکوہ کو اگر سمجھا تو رضواں سمجھا

مجھ کو جنت سے نکالا ہوا انساں سمجھا

اس قسم کی باتیں ان کے دیوان میں اور بھی ہیں۔ **اب اس کے بعد اس سوال کی کوئی اہمیت نہیں کہ وہ کس عقیدے کے تھے؟** بہر حال آپ کی تسلی کے لیے بتائے دے رہا ہوں۔ ڈاکٹر اقبال کے تعلقات دونوں جماعت سے تھے۔ انور شاہ کشمیری دیوبندی ان کے یہاں جایا کرتے تھے۔ ہمارے علما لاہور جاتے تو ان سے بھی وہ ملاقات کیا کرتے تھے۔ مختلف فیہ مسائل میں ان کا عقیدہ کیا تھا، اس کی کوئی تفصیل کہیں نہیں ملتی۔ بزرگان دین کے مزارات پر وہ حاضری دیا کرتے تھے؟ مزارات کو بوسہ دیتے تھے۔ یہ سب زبانی روایتیں ہیں۔ بد قسمتی سے میں نے ان کی کوئی سوانح حیات نہیں پڑھی ہے۔ ساتھ ہی

ساتھ دیوبندی جماعت کے کچھ علما سے سخت بیزار بھی تھے۔ ان کی کلیات کا اخیر بند دیکھ لیجیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی شارح بخاری ج 3۔ ص 492 تا 495 مخلصا)

فتاوی تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان ازہری رحمہ اللہ:

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ڈاکٹر اقبال کو علامہ کہنا کیسا ہے؟ کہنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

علامہ نہ کہیں۔ لعدم استحقاق شرعا۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی تاج الشریعہ۔ 2/398)

حرفِ آخر:

یاد رہے! **اس مقالہ سے ہمارا مقصود ڈاکٹر اقبال کی تکفیر نہیں ہے** جیسا کہ ہم نے شروع شروع میں بھی اس کی وضاحت کر دی تھی آخر میں پھر وضاحت کر رہے ہیں تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو، بلکہ ہمارا اس مقالے سے مقصود فقط اتنا پیغام دینا ہے کہ ڈاکٹر اقبال سے کفریات صادر بھی ہوئے اور انکا اپنے کفریات سے رجوع مشہور بھی ہوا ہے لیکن ان کی کچھ کتب میں کچھ اس طرح کی باتیں چھپ بھی گئیں ہیں لھذا عوام اور وہ مولوی حضرات جن کو "**علم الکلام**" اور "**عقائد**" میں گرفت حاصل نہیں ہے وہ حضرات ان کی کتب کو دھیان سے پڑھیں تاکہ اگر کہیں شبہ ہو تو جیّد مفتیانِ کرام کی طرف رجوع کریں۔

تمّت بالخیر

ماخذ و مراجع

فتاوی مفتی اعظم	شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن)	امام احمد رضا اکیڈمی۔ صالح نگر بریلی شریف	۱۴۳۶ھ/2014ء
فتاوی بدر العلماء	بدر العلماء حضرت علامہ مولانا بدر الدین صدیقی (علیہ رحمۃ القوی)	رضا اکیڈمی	۱۴۳۷ھ/2015ء
فتاوی شارح بخاری	شارح بخاری فقیہ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی (علیہ رحمۃ القوی)	دائرۃ البرکات ۔کریم الدین پور۔ ضلع مئو	۱۴۳۴ھ/2013ء
فتاوی تاج الشریعہ	تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن)	مرکز الدراسات اسلامیہ۔ جامعۃ الرضا متھراپور بریلی شریف	۱۴۳۸ھ/2016ء
الموت الاحمر	شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن)	مکتبہ مہریہ رضویہ	۱۴۰۳ھ/1983ء



فیضانِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جاری رہے گا۔

Graphics DesiGner Whatsapp 0304-2601632